روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 218 ہفتہ 4 جمادی الاول-1416ھ' 30 تبوک 1374ھش' 30 - ستمبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خصوصی درخواست دعا

مایہ ناز نوبل انعام یافتہ احمدی سائنس دان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی صحت مسلسل گر رہی ہے۔ حالت تشویش ناک ہوتی جا رہی ہے۔ کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ احباب کرام سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے کہ مولا کریم احمدیت اور عالم انسانیت کے اس بے حد قیمتی وجود کو صحت تندرستی عطا کرے اور لمبی فعال عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میں سچ کہتا ہوں کہ اللہ جس کا ہو جاتا ہے دنیا بھی اس کی ہو جاتی ہے۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں۔ ابتداءً اہل دنیا ان کے دشمن ہو جاتے ہیں اور اسے قسم قسم کی تکلیفیں دیتے اور اس کی راہ میں روڑے اٹکاتے ہیں۔ کوئی پیغمبر اور مرسل نہیں آیا جس نے دکھ نہ اٹھایا ہو۔ مکار۔ فریبی۔ دکاندار اس کا نام نہ رکھا ہو۔ مگر باوجود اس کے کہ کروڑہا بندوں نے اس پر ہر قسم کے تیر چلانے چاہے۔ بہتر مارے۔ گالیاں دیں۔ انہوں نے کسی بات کی پروا نہیں کی۔ کوئی امر ان کی راہ میں روک نہیں ہو سکا۔ وہ دنیا کو خدا تعالیٰ کی کلام سناتے رہے اور وہ پیغام جو لے کر آئے تھے۔ اس کے پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ ان تکلیفوں اور ایذا رسانیوں نے جو نادان دنیا داروں کی طرف سے پہنچیں ان کو ست نہیں کیا بلکہ وہ اور تیز قدم ہوتے یہاں تک کہ وہ زمانہ آگیا کہ اللہ تعالیٰ نے وہ مشکلات ان پر آسان کر دیں اور مخالفوں کو سمجھ آنے لگی اور پھر وہی مخالف دنیا ان کے قدموں پر آگری اور ان کی راستبازی اور سچائی کا اعتراف ہونے لگا۔ دل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں وہ جب چاہتا ہے بدل دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 152)

سانحہ ارتحال

○ افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ محترم آغا سیف اللہ صاحب مینیجر و پبلشر روزنامہ الفضل ربوہ کی اہلیہ اول محترمہ امتہ اللطیف صاحبہ مورخہ 28- ستمبر 1995ء کو صبح 5 بجے کے قریب کھاریاں میں انتقال کر گئیں۔ وہ وہاں پر اپنے بیٹے مکرم آغا عبد اللہ یوسف صاحب کے ہاں مقیم تھیں۔ ان کی عمر 55 سال کے قریب تھی۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ ان کے دادا حضرت مولوی اللہ دتہ صاحب نتھ کلاں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء میں شامل تھے۔

اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

○ محترمہ آمنہ خاتون صاحبہ ربوہ تحریر فرماتی ہیں۔

میری ممانی جان محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ چودھری نثار احمد صاحب گذشتہ ہفتہ طویل علالت کے بعد لنڈن میں وفات پا گئیں۔ ہم اللہ کے ہی ہیں اور اسی کی طرف واپس جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ بخشش فرماتے ہوئے اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا کرے۔ آپ محترم عبد اللہ صاحب احمدی آف ایسٹ افریقہ کی بیٹی اور حضرت منشی امام الدین صاحب کی بہو تھیں جو کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ابتدائی رفقاء میں سے تھے۔

درخواست دعا

○ محترم شیخ عبد القادر صاحب لاہور کی طبیعت بہت خراب ہے۔ گر جانے کی وجہ سے چوٹیں آئی ہیں اور دل کی تکلیف بھی ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔

اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

○ مکرم قریشی محمد افضل صاحب سابق مربی مغربی افریقہ و ماریشس چند دنوں سے زیادہ بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال کے سرجیکل وارڈ میں داخل ہیں۔

اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم عبد الحمید صاحب ڈیفنس سوسائٹی کراچی دائیں جانب فالج کے بعد اب قدرے بہتر ہیں۔ احباب سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اللہ تعالیٰ کی صفات کی معرفت کے بغیر حقیقی دعا ممکن نہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

انسان کو سمجھ لینا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ میرے بالکل قریب ہے۔ ہر کام کے لئے حتی کہ ایک انگلی ہلانے کیلئے مجھے اس کی ضرورت ہے۔ آپ میں سے اکثر مجھے ہلتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ کسی کا سر ہل رہا ہے۔ کسی کی آنکھ ہل رہی ہے۔ کسی کا طرہ ہل رہا ہے۔ اس حرکت کے لئے بھی رب کی ضرورت ہے ورنہ اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی نہ ہو تو یہ ساری حرکت زندگی اور زندگی کے آثار ختم ہو جاتے ہیں۔ فرمایا جس وقت تم مجھے پہچاننے لگو تو تمہیں چاہئے کہ دعا کی طرف مائل ہو جاؤ۔ در اصل اللہ تعالیٰ کی صفات کی معرفت کے بغیر حقیقی دعا ممکن ہی نہیں۔ وہ دعا تو ہوتی ہے جس کے متعلق حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے فرمایا ہے۔

ازدعا کن چارۂ آزارِ انکارِ دعا

ایک دعا تو یہ ہے مگر یہ تکلف کی دعا ہے۔ یہ ابتداء ہے۔ لیکن ایک وہ دعا ہے کہ جس میں آدمی بے تاب ہو کر خدا تعالیٰ کے قدموں پر گر جاتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے یہ عطا فرما۔ وہ تو الٰہی صفات کی معرفت کے بعد ہی ہو سکتی ہے۔ یعنی وہ اسی وقت ہو سکی ہے جب انسان کو یہ پتہ لگے کہ اللہ تعالیٰ ماں باپ سے زیادہ قریب ہے۔ جہاں

باقی صفحہ 7 پر

ساری عُقدہ کُشائیاں دعا کے ساتھ ہو جاتی ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

30- تبوک 1374 ہش — 30 - ستمبر 1995ء

دعا کا انداز

دعا کے متعلق تو تلقین کی جاتی ہے کہ ہر موقعہ پر دعا کرنی چاہئے ہر لحہ اور ہر گام انسان اس بات کا محتاج ہے کہ اسے صحیح راستہ دکھایا جائے اور صحیح طریق پر کام کرنے کی توفیق ملے۔ کہا جاتا ہے کہ اگر بوٹ کا تسمہ بھی خریدنا ہو تو دعا کی جائے۔ گھر میں داخل ہوتے وقت گھر سے باہر جاتے وقت یا جب بھی آپ کو کوئی ضرورت پیش آئے۔ بچے کے امتحان میں پاس ہونے کے لئے بلکہ اس سے بھی پہلے بچے کے سکول میں داخلے کے لئے۔ یہ سب باتیں ایسی ہیں کہ اگر انسان کی صحیح رہنمائی نہ ہو تو ان کے غلط نتائج بھی نکل سکتے ہیں۔ اسی لئے اس بات کی تلقین کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہئے۔ ہر کام کے آغاز سے پہلے انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کا خیال آنا چاہئے اور خدا تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہئے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہا جاتا ہے کہ دعا انسان رو رو کر اور گڑگڑا کر کرے تب دعا قبول ہوتی ہے۔ دل میں اضطراب پیدا ہو اور اضطرار کی کیفیت ہو۔ تب دعا قبول ہوتی ہے۔ ان دونوں باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے یہ خیال کرنا ناگزیر ہے کہ کیا تسمہ خریدتے وقت بھی انسان گڑگڑا گڑگڑا کر دعا کرے یا بچے کے سکول میں داخلے یا اس کے امتحان کے لئے یا گھر میں داخل ہوتے ہوئے یا گھر سے باہر جاتے ہوئے۔ کیا یہ ساری دعائیں ایسی ہیں کہ گڑگڑا کر کی جائیں۔ اس کے متعلق یہ یاد رکھنے والی بات ہے کہ اضطراب اور اضطرار اور گڑگڑانا یہ نسبتی بات ہے۔ اگر آپ کے دل میں ہر وقت خدا کا خیال رہتا ہے اور ہر کام کے لئے آپ اس سے مدد مانگتے ہیں تو یہ اضطراب اضطرار اور گڑگڑانے ہی کے مترادف ہے۔ اصل غرض تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو۔ خدا تعالیٰ سے محبت کی جائے۔ خدا تعالیٰ سے مدد مانگی جائے تو ان باتوں کے لئے جنہیں دنیاوی بھی کہا جا سکتا ہے۔ انسان اس طرح نہیں گڑگڑا سکتا جس طرح گڑگڑانے کے لئے کہا جاتا ہے کیونکہ اگر انسان گھر میں داخل ہونے سے پہلے خدا تعالیٰ کے آگے رونا اور گڑگڑانا شروع کر دے تو عجیب بات ہوگی۔ اسی طرح گھر سے باہر نکلتے وقت یا تسمہ خریدتے وقت۔ لیکن ایک بات ایسی ہے جس کے لئے انتہائی گڑگڑانے کی ضرورت ہے۔ وہ بظاہر آنکھوں کو تو نظر نہیں آتی۔ لیکن اس کا نتیجہ ہماری ساری زندگی پر حاوی ہوتا ہے۔ اور وہ ہے اپنے آپ کو گناہوں سے پاک صاف کرنے کی دعا۔ انسان کو محض ظاہری آنکھ سے دیکھ کر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ گناہوں سے پاک صاف ہو گیا ہے لیکن یہی بات اس کے فائدے کی ہے کیونکہ اگر ظاہر طور پر معلوم ہونے لگے کہ وہ گناہوں سے پاک صاف ہو گیا ہے تو شائد دعا کرنے کا اس کے دل میں خیال ہی نہ آئے۔ ہمیشہ انسان کی کیفیت ایسی ہی رہتی ہے کہ وہ اپنے متعلق نہیں کہہ سکتا کہ میں گناہوں سے پاک صاف ہو گیا ہوں۔ اور دوسرے لوگ بھی نہیں کہہ سکتے۔ حالانکہ یہ ایسی بات ہے جس کا اس کی ساری زندگی اور ساری زندگی کے ہر قول اور فعل سے تعلق ہے۔ اور یہ وہ بات ہے جس کے لئے اسے خدا تعالیٰ کے سامنے گڑگڑا کر دعا کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس کا معاملہ ظاہر سے نہیں دل سے ہے۔ دل ہمارے سینہ میں چھپا ہوا ہے نہ ہم دیکھ سکتے ہیں۔ نہ دوسرے لوگ۔ دل کی کیفیت کا بھی پوری طرح اظہار نہیں ہو پاتا۔ اظہار ہو بھی تو اس میں ڈر یہ ہوتا ہے کہ ریاء نہ ہو۔ ریا کا ہونا اور نہ ہونا بھی بعض اوقات انسان کے لئے ایک الجھن بن جاتا ہے پس یہ جو کہا گیا ہے کہ گڑگڑا کر اور اضطراب اور اضطرار کے ساتھ دعا کی جائے یہ وہ دعا ہے جو انسان کو اس کے گناہوں سے پاک اور صاف کرنے کے لئے کی جاتی ہے اور یہی اصل دعا ہے۔

یہ شجر کاری کے دن ہیں پھول کے پودے لگا
رنگ و بُو سے اپنے آنگن کا ہر اک کونہ سجا
ان کو پھلتے پھولتے دیکھ اور تُو مسرور ہو
یہ خدا کی خود نمائی کے ہے جلووں کی عطا

ابوالاقبال

○

کیا کہا ناصح! مجھے تابِ شکیبائی نہیں
کیا تجھے اندازۂ آشوبِ تنہائی نہیں

ہے علامت، زندگی کی درد کا احساس بھی
میں نے جو بھی چوٹ کھائی ہے وہ سہلائی نہیں

گو ملاقات اب بھی ان سے ہو تو جاتی ہے مگر
مجھ کو یوں لگتا ہے پہلے سی شناسائی نہیں

کچھ تو صدموں کی فراوانی بھی لے آیا ہے وقت
اور کچھ دل میں بھی پہلے سی توانائی نہیں

خواجگی میں کبر و خود بینی تو نادانی سہی
بندگی میں گھٹ کے مر جانا بھی دانائی نہیں

کچھ تو ہوگا آدمی کا اس کے مر جانے کے بعد
صرف مر جانا تو اس کی علتِ غائی نہیں

ناصحا! محرومی بھی اک سوچ کا انداز ہے
نہ سہی فرزانہ 'میں' تو بھی تو سودائی نہیں

تھا کوئی دن جو تمہارے ذکر سے خالی رہا
یا تمہاری یاد نے جو رات مہکائی نہیں

یا تمہیں ناہید کھو بیٹھے ہیں ذوقِ رنگ و بُو
یا جہانِ رنگ و بُو میں ہی وہ رعنائی نہیں

عبدالمنان ناہید

بیعت کرتے وقت فیصلہ کر لینا چاہئے کہ بیعت کی کیا غرض ہے اور اس سے کیا فائدہ حاصل ہوگا۔ اگر محض دنیا کی خاطر ہے تو بے فائدہ ہے۔ لیکن اگر دین کے لئے اور اللہ کی رضا کے لئے ہے تو ایسی بیعت مبارک اور اپنی اصلی غرض اور مقصد کو ساتھ رکھنے والی ہے۔ جس سے ان فوائد اور منافع کی پوری امید کی جاتی ہے جو سچی بیعت سے حاصل ہوتے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

در کفِ شاں استخوانے بیش نیست
در سرِ شاں عقلِ دُور اندیش نیست

ان کے ہاتھ میں ہڈی سے بڑھ کر کچھ نہیں اور ان کے سر میں دور اندیش عقل نہیں ہے۔

مُردہ اند و فہمِ شاں مُردار ہم
بے نصیب از عشق و از دلدار ہم

وہ خود مردہ ہیں اور ان کا فہم بھی مردار ہے وہ عشق اور معشوق دونوں سے محروم ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) ان اشعار میں ایسے لوگوں کی طرف اشارہ فرماتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے احکام سے ناواقف ہیں اس سے روگرداں ہیں اور اپنی زندگی کو اپنی عقل کے مطابق صرف کرنے پر اصرار کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایسے لوگوں کے ہاتھ میں جو کچھ بھی ہے اسے ایک ہڈی سے بڑھ کر کوئی اہمیت نہیں دی جاسکتی وہ تو اپنی عقل پر ناز کرتے ہیں لیکن اگر دیکھا جائے تو ان کی عقل میں دور اندیشی نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان دور تک دیکھ ہی کب سکتا ہے اسے تو صرف وہ باتیں نظر آتی ہیں۔ جو اس کی آنکھوں کے سامنے ہیں اور ان کے متعلق بھی وہ یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اس کا قیاس اسے ادھر ادھر دوڑاتا رہتا ہے لیکن اگر دور کی باتوں کا علم حاصل کرنا ہو تو یقیناً عقل کام نہیں آسکتی۔ ان کی کیفیت تو بالکل ایسی ہے جیسے وہ مردہ ہیں۔ کیونکہ انسان کی زندگی جبھی حقیقی زندگی بن سکتی ہے کہ جس نے اسے پیدا کیا ہے اور جو اس کی کنہ کو جانتا ہے اس کے ہر حکم کی تعمیل کی جائے۔ اگر اس کے احکام کی تعمیل نہ کی جائے تو انسان کا زندہ رہنا یا مرجانا برابر ہے۔ اسی لئے ایسے لوگوں کے متعلق آپ فرماتے ہیں کہ وہ تو مردہ ہیں۔ اور ان کا فہم بھی مردہ ہے۔ کیونکہ مردہ شخص کا فہم یقیناً مردار ہی ہو گا۔ یعنی وہ کچھ سمجھ ہی نہیں سکتے۔ ان کی زندگی ایسے راستوں پر چل پڑتی ہے جہاں انہیں کچھ نظر نہیں آتا۔ جہاں وہ کچھ سمجھ نہیں سکتے۔ اور اسی وجہ سے انہیں یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ محبت کیا ہے۔ وہ محبت کرنا جانتے ہی نہیں۔ سب سے زیادہ تو انسان کو خدا تعالیٰ سے محبت کرنے کا طریق آنا چاہئے۔ اور اگر یہ طریق نہیں آتا تو وہ حقیقی طور پر محبت کی ماہیت سے بالکل بے خبر ہے۔ اور یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ جو شخص محبت کی کیفیت سے ناواقف ہے اور اس کی ماہیت کو بھی نہیں جانتا وہ اپنی بدبختی کی وجہ سے محبوب سے بھی محروم رہتا ہے۔ جب اسے محبت کرنے کا ہی کچھ علم نہیں تو وہ محبوب کو کیسے پا سکتا ہے۔

پس حضرت صاحب نے ان دو اشعار میں ایسے لوگوں کی طرف اشارہ کیا ہے جو اللہ تعالیٰ سے دور ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کو نہ جانتے ہیں نہ پہچانتے ہیں۔ نہ ان کی تعمیل کرتے ہیں اور اپنی زندگی اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق گزارتے ہیں حالانکہ انسان کی سمجھ بوجھ کچھ زیادہ سوچ بھی نہیں سکتی اور کچھ سوچے تو یقین سے بھی نہیں کہا جاسکتا کہ اس نے درست سمت میں سوچا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرتے رہیں اس سے قریب تر ہوتے چلے جائیں۔ ہمارے دل میں محبت کا شعلہ بھڑکے اور ہم اپنے محبوب یعنی خدا تعالیٰ کو پالیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

صادق کا وجود خدانما وجود ہوتا ہے

صادق سے مراد وہ شخص ہے جس کی ہر بات صداقت اور راستی ہونے کے علاوہ اس کے ہر حرکات و سکنات و قول سب صدق سے بھرے ہوئے ہوں گویا یہ کہو کہ اس کا وجود ہی صدق ہو گیا ہو اور اس کے اس صدق پر بہت سے تائیدی نشان اور آسمانی خوارق گواہ ہوں چونکہ صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے اس لئے جو شخص ایسے آدمی کے پاس جو حرکات و سکنات۔ افعال و اقوال میں خدائی نمونہ اپنے اندر رکھتا ہے۔ صحت نیت اور پاک ارادہ اور مستقیم جستجو سے ایک مدت تک رہے گا تو یقین کامل ہے کہ وہ اگر دہریہ بھی ہو تو آخر خدا تعالیٰ کے وجود پر ایمان لے آئے گا کیونکہ صادق کا وجود خدانما وجود ہوتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

فرشتوں کا وجود ماننے کے لئے نہایت سہل اور قریب راہ یہ ہے کہ ہم اپنی عقل کی توجہ اس طرف مبذول کریں کہ یہ بات طے شدہ اور فیصل شدہ ہے کہ ہمارے اجسام کی ظاہری تربیت اور تکمیل کے لئے اور نیز اس کام کے لئے کہ تا ہمارے ظاہری حواس کے افعال مطلوبہ کماینبغی صادر ہو سکیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ قانون قدرت رکھا ہے کہ عناصر اور شمس و قمر اور تمام ستاروں کو اس خدمت پر لگا دیا ہے کہ وہ ہمارے اجسام اور قویٰ کو مدد پہنچا کر ان سے بوجہ احسن ان کے تمام کام صادر کرادیں۔ اور ہم ان صداقتوں کے ماننے سے کسی طرح بھاگ نہیں سکتے۔ کہ مثلاً ہماری آنکھ اپنی ذاتی روشنی سے کسی کام کو بھی انجام نہیں دے سکتی جب تک آفتاب کی روشنی اس کے ساتھ شامل نہ ہو۔ اور ہمارے کان محض اپنی قوت شنوائی سے کچھ بھی نہیں سن سکتے جب تک ہوا متکیّف بصورت ان کی ممد و معاون نہ ہو۔ پس کیا اس سے یہ ثابت نہیں کہ خدا تعالیٰ کے قانون نے ہمارے قویٰ کی تکمیل اسباب خارجیہ میں رکھی ہے۔ اور ہماری فطرت ایسی نہیں ہے کہ اسباب خارجیہ کی مدد سے مستغنی ہو۔ اگر غور سے دیکھو تو نہ صرف ایک دو بات میں بلکہ ہم اپنے تمام حواس تمام قویٰ تمام طاقتوں کی تکمیل کے لئے خارجی امدادات کے محتاج ہیں۔ پھر جبکہ یہ قانون اور انتظام خدائے واحد لاشریک کا جس کے کاموں میں وحدت اور تناسب ہے ہمارے خارجی قویٰ اور حواس اور اغراض جسمانی کی نسبت نہایت شدت اور استحکام اور کمال التزام سے پایا جاتا ہے۔ تو پھر کیا یہ بات ضروری اور لازمی نہیں کہ ہماری روحانی تکمیل اور روحانی اغراض کے لئے بھی یہی انتظام ہو۔ تا دونوں انتظام ایک ہی طرز پر واقع ہو کر صانع واحد پر دلالت کریں۔ اور خود ظاہر ہے کہ جس حکیم مطلق نے ظاہری انتظام کی یہ بنا ڈالی ہے اور اسی کو پسند کیا ہے کہ اجرام سماوی اور عناصر وغیرہ اسباب خارجیہ کے اثر سے ہمارے ظاہر اجسام اور قویٰ اور حواس کی تکمیل ہو۔ اسی حکیم قادر نے ہماری روحانیت کے لئے بھی یہی انتظام پسند کیا ہو گا۔ کیونکہ وہ واحد لاشریک ہے اور اس کی حکمتوں اور کاموں میں وحدت اور تناسب ہے۔ اور دلائل انیہ بھی اس پر دلالت کرتی ہیں۔ سو وہ اشیائے خارجیہ جو ہماری روحانیت پر اثر ڈال کر شمس اور قمر اور عناصر کی طرح جو اغراض جسمانی کے لئے ممد ہیں ہماری اغراض روحانی کو پورا کرتی ہے انہی کا نام ہم ملائک رکھتے ہیں۔ پس اس تقریر سے وجود ملائک کا بوجہ احسن ثابت ہوتا ہے اور گو ہم پر ان کی کنہ کھل نہ سکے اور کھلنا کچھ ضرور بھی نہیں لیکن اجمالی طور پر قانون قدرت کے توافق اور اتحاد پر نظر کر کے ان کا وجود ہمیں ماننا پڑتا ہے۔ کیونکہ جس حالت میں ہم نے بطیب خاطر ظاہری قانون کو مان لیا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم اس طرز اور طریق پر باطنی قانون کو تسلیم نہ کریں۔ بے شک ہمیں باطنی قانون بھی اسی طرح قبول کرنا پڑے گا کہ جس طرح ہم نے ظاہری قانون کو مان لیا۔ یہی سرّ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں بعض جگہ ان دونوں قانونوں کو مشترک الفاظ میں بیان کر دیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ ان ہواؤں کی قسم ہے جو سمندروں اور دوسرے پانیوں سے بخارات کو ایسے جدا کرتی ہیں جو حق جدا کرنے کا ہے پھر ان ہواؤں کی قسم ہے جو ان گراں بار بخارات کو حمل دار عورتوں کی طرح سے اپنے اندر لے لیتی ہیں پھر ان ہواؤں کی قسم ہے جو بادلوں کو منزل مقصود تک پہنچانے کے لئے چلتی ہیں۔ پھر ان فرشتوں کی قسم ہے جو درپردہ ان تمام امور کے متصرف اور انجام دہ ہیں۔ یعنی ہوائیں کیا چیز ہیں اور کیا حقیقت رکھتی ہیں جو خود بخود بخارات کو سمندروں میں سے اٹھاویں اور بادلوں کی صورت بناویں اور عین محل ضرورت پر لا کر برسا دیں' اور مقسّم امور بنیں۔ یہ تو درپردہ ملائک کا کام ہے۔ سو خدا تعالیٰ نے ان آیات میں اول حکماء ظاہر کے طور پر بادلوں کے برسنے کا سبب بتلایا اور بیان فرمایا کہ کیوں کر پانی بخار ہو کر بادل اور ابر ہو جاتا ہے اور پھر آخری فقرہ میں یعنی حقیقت کو کھول دیا اور ظاہر کر دیا کہ کوئی ظاہر بین یہ خیال نہ کرے کہ صرف جسمانی علل اور معلولات کا سلسلہ نظام ربانی کے لئے کافی ہے بلکہ ایک اور سلسلہ علل روحانیہ کا اس جسمانی سلسلہ کے نیچے ہے جس کے سہارے سے یہ ظاہری سلسلہ جاری ہے۔ پھر ایک دوسری جگہ فرماتا ہے قسم ہے ان ہواؤں کی اور ان فرشتوں کی جو نرمی سے چھوڑے گئے ہیں اور قسم ہے ان ہواؤں کی اور ان فرشتوں کی جو زور اور شدت کے ساتھ چلتے ہیں اور قسم ہے ان ہواؤں کی جو بادلوں کو اٹھاتی ہیں اور ان فرشتوں کی جو ان بادلوں پر موکل ہیں۔ اور قسم ہے ان ہواؤں کی جو ہر یک چیز کو جو معرض ذکر میں آجائے کانوں تک پہنچاتی ہیں۔ اور قسم ہے ان فرشتوں کی جو الٰہی کلام کو دلوں تک پہنچاتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے فرشتوں اور ستاروں کو ایک ہی جگہ جمع کر دیا ہے یعنی اس آیت میں کواکب سبعہ کو ظاہری طور پر مدبر مافی الارض ٹھہرایا ہے اور ملائک کو باطنی طور پر ان چیزوں کا مدبّر قرار دیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

آج کل کے متعلق تو مجھے معلوم نہیں لیکن جب میں خدام الاحمدیہ میں تھا تو مشاہدہ معائنہ پر بڑا زور دیا جاتا تھا۔ چیزوں کو سنگھا کر' چیزوں کو دکھا کر' ان کے متعلق سوال کئے جاتے تھے۔ اور حضرت امام جماعت الثانی کے ارشاد پر اس بات کی خاص ٹریننگ دی جاتی تھی کہ مشاہدہ معائنہ کو تیز کیا جائے۔ آپ نے جس چیز کو دیکھا ہے اس طرح دیکھیں کہ یاد رکھیں۔ اس کے کوائف کی ایک تصویر آپ کے ذہن پر مرتسم ہو جائے۔ اور آپ اسے بیان کر سکیں۔ عام طور پر لوگ مشاہدہ معائنہ میں بہت کمزور ہوتے ہیں۔ بعض لوگ ادھر ایک چیز کو دیکھتے ہیں اور ادھر بھول جاتے ہیں وہ ایک چیز کو بار بار سونگھتے ہیں اور پھر ان سے پوچھا جائے تو انہیں یہ یاد نہیں رہتا کہ کیا چیز سونگھی ہے۔ حالانکہ ان باتوں کا روزمرہ کی زندگی پر بڑا اثر پڑتا ہے۔

مشاہدہ معائنہ کی حس تیز ہونی چاہئے۔ اور اس کے لئے مشق کرنی چاہئے۔ سنا ہے ائرفورس میں اس کی یوں مشق کروائی جاتی ہے کہ اڑتے جہاز کے نمبر کو نوٹ کیا جائے۔ اگرچہ یقین سے تو نہیں کہا جا سکتا لیکن اگر ایسا کرواتے ہیں تو یقیناً جن لوگوں کو یہ ٹریننگ دی جاتی ہے ان کا حافظہ تیز ہو جاتا ہو گا۔ میرے ایک بزرگ افسر کہا کرتے ہیں کہ میری آنکھوں پر پٹی باندھ کر موٹر کار میں مجھے ربوہ سے لاہور لے جایا جائے تو میں آپ کو بتاتا جاؤں گا کہ راستے میں کون سی چیز کہاں آئی ہے۔ کس قسم کا درخت کہاں ہے۔ کس قسم کی عمارت کہاں ہے۔ یہ واقعی مشاہدہ معائنہ کی حس کے تیز ہونے کی دلیل ہے۔ بعض لوگ اخبارات پڑھتے ہیں اور روزانہ اخبارات پڑھتے ہیں لیکن انہیں یاد کچھ نہیں رہتا۔ وہ ڈھاکے کی خبر بنگالے کے ساتھ لگا دیتے ہیں۔ واقعہ بوسنیا میں ہوا تو انہوں نے پوچھنے پر کہہ دیا کہ خیال یوں پڑتا ہے کہ یہ بات لبنان میں ہوئی تھی۔ بات الجیریا کی ہوئی تو انہوں نے کہہ دیا کہ دراصل جو کچھ میں نے سنا ہے وہ نائیجیریا کے متعلق ہے۔ یہ مشاہدہ معائنہ کی حس کی کمزوری ہے اور ہم سب کو چاہئے کہ ہم اس حس کو تیز سے تیز تر کرتے رہیں۔ اس کے لئے ہر بات کو غور سے دیکھنے کی ضرورت ہے ہم جس بات کو جتنے غور سے دیکھیں گے اتنی ہی اس کی تفصیل ہمیں یاد رہے گی۔

ایک شخص 20 سال تک بیرون ملک دعوت الی اللہ کے بعد واپس آیا۔ اپنے ایک دوست بہت قریبی دوست کے ساتھ بیت المبارک ربوہ میں داخل ہو رہا تھا۔ تو جب اس دوست کے ایک اور دوست آن کر ساتھ ملے تو ان سے یہ کہنے لگے کہ ان سے ملئے یہ ایک لمبے عرصے تک جنوبی افریقہ میں رہے ہیں۔ حالانکہ اس شخص نے جنوبی افریقہ کبھی دیکھا ہی نہیں تھا۔ وہ نائیجیریا میں رہا تھا اور نائیجیریا سے اس کی دعوت الی اللہ کی رپورٹیں الفضل میں شائع ہوتی رہی تھیں جو اس قریبی دوست نے سب کی سب بڑے پیار سے پڑھی تھیں لیکن یاد وہ صرف اتنا رکھ سکے کہ یہ شخص باہر تو رہا ہے لیکن کہاں۔ یہ وہ بھول گئے۔ کہنے لگے جنوبی افریقہ میں انہوں نے بہت کام کیا ہے۔

اسی طرح گزشتہ دنوں ایک دوست جن کے ساتھ 1942ء سے واقفیت ہے اور جن کے متعلق میں جانتا ہوں کہ وہ اخبارات کے بڑے رسیا ہیں۔ الفضل تو ان کی غذا معلوم ہوتی ہے لیکن انہوں نے الفضل میں ایک خبر الجیریا کے مطابق پڑھ کر خط لکھا کہ تم اس لئے الجیریا کی خبریں شائع کرتے ہو کہ خود ایک لمبا عرصہ الجیریا میں رہے ہو حالانکہ جب میں نائیجیریا جانے والا تھا تو جانے سے چند روز پہلے ان سے ملاقات ہوئی تھی۔ میں اور یہ دوست ایک ہی دفتر میں کام کرتے تھے۔ کمرے کچھ فاصلے پر تھے لیکن ملاقات رہتی تھی۔ جماعت کی تقریبات میں بھی ملاقات رہتی تھی۔ اور انہیں اس بات کا پتہ تھا کہ میں نائیجیریا جا رہا ہوں لیکن بھول گئے اور ایسا بھولے کہ نائیجیریا کو الجیریا بنا دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایسی باتیں ہیں جو ہمارے مشاہدہ معائنہ کے ساتھ خاص تعلق رکھتی ہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان کا تعلق کسی حد تک حافظہ سے ہو۔ لیکن جو دو مثالیں میں نے پیش کی ہیں۔ وہ مشاہدے معائنے کی کمی کی مثالیں ہیں۔ پس ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے مشاہدہ معائنہ کی حس کو تیز سے تیز تر کرتے رہیں۔ جو بات ہم دیکھتے ہیں۔ جو بات ہم پڑھتے ہیں۔ جو بات ہم سنتے ہیں اس کو اپنے ذہن میں محفوظ رکھنے کی مشق کریں۔ یہ مشق نہایت مفید ثابت ہوتی ہے اسی لئے حضرت امام جماعت الثانی نے خدام الاحمدیہ کے لئے مشاہدہ معائنہ کی حس تیز کرنے کی ضرورت پر زور دیا تھا۔

> کوئی شخص کسی بات پر ناز نہ کرے۔ فطرت انسان سے الگ نہیں ہوا کرتی۔ جس فطرت پر انسان اول قدم مارتا ہے پھر وہ اس سے الگ نہیں ہوتا۔ یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔ حسن خاتمہ کے لئے ہر ایک کو دعا کرنی چاہئے۔ عمر کا اعتبار نہیں ہر شئے پر دین کو مقدم رکھو۔ زمانہ ایسا آگیا ہے کہ پہلے تو خیالی طور پر عمر کا اندازہ لگایا جاتا تھا مگر اب تو یہ بھی مشکل ہے۔ دانشمند کو چاہئے کہ ضرور موت کا انتظام کرے۔
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

مرزا مشتاق احمد سرہندی

میری یادیں

آج بھی وہ روح پرور نظارہ میری آنکھوں کے سامنے آتا ہے تو دل خدا کی حمد سے لبریز ہو جاتا ہے جس نے مجھے ایک عظیم تاریخی جلسہ میں شامل ہونے کی سعادت عطا فرمائی۔

15- اپریل 1949ء کا بابرکت دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اس لحاظ سے بے حد اہمیت کا حامل ہے کہ اس دن ربوہ کی بے آب و گیاہ سرزمین پر پہلا جلسہ سالانہ ہوا تھا۔ اس وقت ہم لوگ گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ میں رہائش پذیر تھے۔ ہمیں اطلاع ملی کہ ربوہ میں جلسہ ہو رہا ہے۔ چنانچہ میں اور ایک ساتھی میاں غلام محمد صاحب جن کا بیٹا سعید احمد بیت الاقصیٰ میں کام کرتا ہے' 11- اپریل کو گوجرانوالہ سے پیدل چل پڑے۔ علی پور چٹھہ پہنچ کر گاڑی پر سوار ہو گئے اور اس طرح ربوہ پہنچے۔ ان دنوں ربوہ میں کچی تعمیرات کا کام شروع تھا اور نلکے وغیرہ لگ رہے تھے۔ قریباً سوا روپیہ مزدوری تھی۔ میں نے بھی کام شروع کر دیا۔ چند دن بعد شیطان نے مجھے ورغلانا شروع کر دیا کہ چلو یہاں سے۔ ادھر کیا رکھا ہے۔ چنانچہ میں مہاجروں کی طرح اپنا بوریا بستر اٹھائے ریلوے سٹیشن کی طرف چل پڑا۔ جب میں چنیوٹ کے قریب پہنچا تو اچانک ایک دھچکا سا لگا اور میں وہیں کھڑا ہو گیا۔ دل نے ملامت کی کہ "بندۂ خدا لوگ تو ربوہ آ رہے ہیں اور تم جا رہے ہو۔" میں نے ایک راہگیر سے دریافت کیا کہ یہاں سے چنیوٹ نزدیک ہے یا برج۔ اس نے بتایا کہ برج سٹیشن نزدیک ہے۔ چنانچہ میں برج سٹیشن پر پہنچ کر گاڑی کا انتظار کرنے لگا۔ قریباً 12 بجے گاڑی آئی تو میں دوبارہ ربوہ پہنچ گیا۔

ربوہ ریلوے اسٹیشن چند شہتیریاں کھڑا کر کے بنایا گیا تھا جہاں سٹیشن ماسٹر چوہدری محمد صدیق صاحب بیٹھا کرتے تھے۔ ربوہ پہنچنے پر معلوم ہوا کہ آج حضرت صاحب شام کی گاڑی پر ربوہ آ رہے ہیں۔ شام کو تقریباً آٹھ بجے حضرت صاحب گاڑی کے ذریعے سٹیشن پر پہنچے۔ آپ کا سامان دو بوگیوں میں رکھا گیا تھا۔ گاڑی ٹھہرتے ہی حضرت صاحب باہر تشریف لے آئے۔ تعمیراتی کاموں کی وجہ سے راستہ بھی صحیح نہیں تھا۔ تقریباً پون گھنٹہ گاڑی کھڑی رہی۔ حضرت صاحب کا تمام سامان اتار لیا گیا۔ بعد میں ریلوے گارڈ حضرت صاحب کے پاس آیا اور پوچھا کہ اب ہمیں جانے کی اجازت ہے؟ آپ نے ان کا شکریہ ادا کیا۔

حضرت صاحب کی آمد پر خوشی کا سماں تھا۔ جلسہ کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔ سٹیج کے لئے جس جگہ کا انتخاب کیا گیا غالباً آجکل وہاں لجنہ کا دفتر ہے۔ ساری رات کام جاری رہا شہتیریاں اکٹھی کر کے ہم نے سٹیج تیار کیا۔ تمام رات خوشی سے نیند بھی نہیں آئی۔ صبح ہوئی۔ پہاڑی کے دامن سے سورج کی سنہری کرنیں نکل رہی تھیں۔ حضرت صاحب انتظامات کا جائزہ لینے کے لئے تشریف لائے۔ ایک خادم کے ہاتھ میں چھتری تھی اور آپ کے ہاتھ میں لاٹھی تھی۔ چونکہ دن کے وقت دھوپ کی شدت ہو جاتی تھی۔ اس لئے جلسہ گاہ اور سٹیج پر خیمے لگا دیئے گئے۔ اور حضرت صاحب کے ارشاد پر دوبارہ سٹیج تیار کیا گیا۔ تمام کارکن دن رات کام میں مصروف تھے۔ اس کے باوجود تھکاوٹ کے آثار نہیں تھے۔ یہ 14- اپریل کی بات ہے۔ بے شمار مہمان جلسہ پر تشریف لا رہے تھے۔ حضرت صاحب کی خواہش تھی کہ زیادہ سے زیادہ لوگ ریل گاڑی کے ذریعے آئیں۔ حکومت کی طرف سے مہمانوں کی روانگی کے لئے ایک سپیشل ٹرین کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔

15- اپریل صبح نو بجے حضرت صاحب جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ پھر دعاؤں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ حضرت صاحب بڑے ذرد کے ساتھ ان دعاؤں کو پڑھ رہے تھے۔ اور تمام احباب آپ کے ساتھ ساتھ ان دعاؤں کو دہرا رہے تھے۔ وہ ناقابل فراموش لمحات کتنے زندگی بخش تھے۔ جب حضرت صاحب فرما رہے تھے۔

"یہ جلسہ تقریروں کا جلسہ نہیں۔ یہ جلسہ اپنے اندر ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ ایسی تاریخی حیثیت جو مہینوں یا سالوں یا صدیوں تک نہیں جائے گی بلکہ بنی نوع انسان کی اس ساری دنیا پر جو زندگی ہے اس کے خاتمہ تک جائے گی"

تقریباً ایک گھنٹہ یہ پرسوز دعائیں جاری رہیں۔ اور یہ عظیم جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ آج بھی ربوہ کا وہ منظر یاد آتا ہے جب یہاں مٹی کے بگولے اٹھتے تھے اور پینے کا پانی تک نہیں ملتا تھا۔ آج حضرت صاحب کی دعاؤں کی بدولت خدا نے اس وادی غیر ذی زرع کو ہر لحاظ سے برکت عطا کی ہے۔ ہر جگہ گھاس اور پودے لگے ہوئے ہیں۔ سرسبز درختوں کی وجہ سے اس شہر کے حسن میں اضافہ ہو چکا ہے۔ اور وہ دعائیں جو حضرت صاحب نے اس شہر کے افتتاح کے موقع پر کیں آج ہم اپنی آنکھوں سے انہیں پورا ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ خدا اس شہر کو ہمیشہ امن کا گہوارہ بنائے رکھے اور تمام دنیا کے لئے ایک عظیم نمونہ بننے کی توفیق دے۔ آمین

> کلام الٰہی حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا سچا ذریعہ ہے۔
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب

حضرت حافظ نبی بخش صاحب

حضرت حافظ نبی بخش صاحب کی وفات کے وقت ان کے فرزند حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب لیگوس مغربی افریقہ میں بطور مربی انچارج متعین تھے۔ آپ نے وہاں سے اپنے تاثرات سپرد قلم کئے جو درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

دنیا بھی ایک سرا ہے
بچھڑے گا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے
آخر کو پھر جدا ہے

29 مارچ کو مکرمی جناب ناظر صاحب (اصلاح وارشاد) کا تار ملا۔ یعنی نہایت افسوس ہے کہ آپ کے والد صاحب وفات پا گئے ہیں۔ حضرت صاحب نے جنازہ پڑھایا کل ان کو بہشتی مقبرہ کے خاص قطعہ میں دفنایا گیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

تار کھولتے وقت میرے دل میں خیال آیا کہ شائد اس میں مولوی محمد دین صاحب کی قادیان سے روانگی کی اطلاع ہے جن کو میری جگہ آنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ جب پڑھا تو والد صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی وفات کی خبر تھی۔ جس پر چند لمحوں کے لئے تو میں نہ تو بات کر سکا اور نہ بیٹھ سکا۔ لیکن آخر ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف جانے والے ہیں اے ہمارے رب تو میرے والدین کی بخشش فرما پڑھتا ہوا چارپائی پر بیٹھ گیا۔ پھر اٹھا اور بیت میں دعا کے لئے کھڑا ہو گیا۔ اور اپنے مولا کے سامنے اپنے دل کا بخار نکالا۔ اس کے معاً بعد میرے دل نے کہا بے شک مجھے باپ پیارا تھا۔ مگر ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جان فدا کر

اور طبیعت میں سکون پیدا ہوا۔

ایسا حادثہ دوسری دفعہ میری زندگی میں مجھ پر گزرا ہے۔ کہ پہلی مرتبہ 1925ء میں جب کہ گولڈ کوسٹ میں دعوت الی اللہ کے لئے تعینات تھا۔ والدہ صاحبہ (دلی دعائیں آپ کے لئے) کی وفات ہوئی تھی۔ اب دوسری دفعہ والد صاحب (دلی دعائیں آپ کے لئے) اپنے مولا سے جا ملے۔ میرا دل ان کے فراق سے محزون ہے مگر میں اپنے مولا کی رضا پر صابر ہوں۔ اور اس نے جو کچھ کیا اس پر شاکر اور دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ تو ان دونوں کی بخشش فرما اور ان پر رحم فرما اور انہیں معاف کرنا۔ اے میرے رب تو ان پر اسی طرح رحم فرما جس طرح انہوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔

ہمارے سارے خاندان کے لئے یہ بڑے فخر کی بات ہے کہ والد صاحب کی وفات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی غلامی میں ہوئی۔ بے شک وہ غریب تھے مگر ان کا دل دولت ایمان سے یقیناً بھرا ہوا تھا۔ اور جس طرح وہ اپنی زندگی میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ ایک ہی کمرے میں کئی بار سوئے آپ اپنی وفات کے بعد بھی ایک ہی خطہ زمین میں اپنے آقا کے ساتھ سو رہے ہیں۔

حضرت والد صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ایسے وقت میں شناخت کیا جبکہ وہ بالکل نوعمر اور سکول میں پڑھتے تھے۔ اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ابھی دعویٰ نہیں کیا تھا۔ ہمارا گاؤں فیض اللہ چک (قادیان سے پانچ میل سے کم فاصلے پر واقع ہے) وہاں سے والد صاحب اور حضرت حافظ نور محمد صاحب اکٹھے قادیان جایا کرتے تھے اور حافظ حامد علی صاحب جو ہمارے رشتہ دار تھے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں رہا کرتے تھے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اپنے خدام سے جو محبت تھی اور جو شفقت حضرت صاحب ان پر فرمایا کرتے تھے۔ اس کا بیان الفاظ میں ممکن نہیں۔ اس شفقت کی یاد ان پروانہ ہائے شمع ہدایت کو بے چین و بے قرار رکھتی اور آٹھ آٹھ آنسو رلایا کرتی تھی۔ آپ اکثر حضرت صاحب کی شفقتوں کا ذکر فرماتے اور چشم پُر آب ہو کر پنجابی کا ایک شعر پڑھنے لگ جاتے۔ وہ شعر تو مجھے یاد نہیں مگر کسی نے اپنے محبوب کی یاد میں کہا ہے۔ جو لوگ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ساتھ ایک ہی کمرے میں سوئے۔ جنہوں نے ایک ہی برتن میں کھانا کھایا اور ان کو حضرت صاحب نے اپنے دست مبارک سے بوٹیاں اصرار کے ساتھ کھلائیں۔ جیسے نہایت شفیق ماں اپنے بچے کو اصرار کے ساتھ کھلاتی ہے۔ ان جیسا خوش نصیب اور کون ہو سکتا ہے۔ اور انہیں دنیا کی نعماء میں سے اور کون سی نعمت پسند آ سکتی ہے۔ اور یہ سب شفقتیں ہمارے باپ پر اس کے آقا نے کیں اور متعدد بار کیں۔

منکسر المزاجی منکسر المزاجی بہت تھی۔ جب کبھی ان سے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق کوئی روایت بتلانے کو کہا جاتا تو بتلانے سے ڈرتے اور فرماتے کہ شائد حافظے کی کمزوری کے باعث واقعہ بیان کرنے میں کوئی غلطی ہو جائے۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود میرے محب صادق اور سردار مصباح الدین صاحب جو ایک زمانہ میں اکثر احباب سے (-) پر تقریر کرایا کرتے تھے' کے اصرار پر حضرت والد صاحب نے انہیں نہایت تھوڑی سی روایتیں لکھوائی تھیں۔ اور افسوس ہے کہ میں بھی ان سے ذخیرہ حاصل نہ کر سکا۔ ایک تو وہ اپنی منکسر المزاجی کے باعث بیان ہی کم کرتے تھے۔ دوسرے مجھے ادب کی وجہ سے ان سے بہت حجاب رہتا تھا۔ افسوس کہ یہ خزانہ اب ان کے ساتھ ہی دفن ہو گیا۔

مہمان نوازی- والد صاحب میں مہمان نوازی کی صفت کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ بلکہ ہماری والدہ بھی اس صفت سے خوب متصف تھیں۔ مہمان کے آنے پر بہت خوش ہوتے۔ اور حتی الوسع نہایت پر تکلف طریق سے اس کی خدمت کرتے۔ اس میں کسی کو جاننے یا نہ جاننے کا سوال نہ تھا۔ جہاں جہاں وہ اپنی ملازمت کے سلسلہ میں رہے اور یہ اقامت دیہات میں ہی بالعموم رہی وہاں اگر کوئی مسافر "بیت" میں ٹھہرا ہوا معلوم ہوتا تو اسے بھی کھانا پہنچا آتے۔ نوکر جو با تنخواہ ہوتا اسے وہی کھانا دیتے جو خود گھر میں کھاتے۔ ہمسایوں کے حقوق کا بہت خیال رکھتے۔ رشتہ داروں سے ہمیشہ حسن سلوک کرتے اور آخری عمر تک یعنی ملازمت سے فارغ ہونے تک بھی ایسا ہی کرتے رہے۔ طبیعت میں ذرا تلخی تھی مگر نہ تو کسی سے نقار رکھتے اور نہ ہی غصہ دیرپا ہوتا۔ بلکہ بڑی جلدی طبیعت نرم ہو جاتی۔ اور کسی سے کوئی سختی کی ہوتی تو اس پر افسوس کرتے۔ اور اس کی دلجوئی کی کوشش کرتے۔ دوسرے کے درد میں شریک ہوتے اور عیادت مریض کے بھی پابند تھے۔

اولاد سے شفقت- اپنے بچوں سے خاص محبت تھی۔ ضرورتاً تادیب کے لئے سزا بھی دیتے مگر ان سے بڑی محبت کرتے اور ان کی تعلیم کا خاص خیال کرتے اور کھلے دل سے خرچ کرتے۔ کلام الہٰی ہم سب بچوں کو خود پڑھایا۔ (عبادت) سکھلائی۔ پٹوار کے کام میں جیٹھ اساڑھ کی دھوپ میں سارا سارا دن گرداوری میں پھرتے رہنے کے بعد تھکاوٹ سے مجبور ہو کر شام کو گھر آتے مگر پھر بھی خود بلا کر ("کلام الہٰی") اور ("عبادت") کا سبق دیتے بعض بچوں کو ترجمہ سکھایا۔ خود احکام (دین حق) کی پابندی کرتے۔ جیٹھ اساڑھ میں بھی سارا سارا دن گرداوری کرنے کے باوجود روزے رکھتے۔ اور بچوں سے بھی احکام دین کی پابندی سختی سے کراتے۔ فجر سے پہلے کی (عبادت) کے وقت بچوں کو جگاتے۔ بالخصوص ایام سرما میں ان کو اپنے پیچھے کھڑا کر لیتے اور باجماعت (عبادت) ادا فرماتے اور (کلام الہٰی) کی دعائیں بہت پڑھتے۔ دعاؤں کی ویسے بھی بہت عادت تھی۔ اور ان کی قبولیت پر یقین۔ اکثر دعائیں ان کی قبول ہوتیں اور قبل از وقت ان کو اطلاع مل جاتی۔ بعض دفعہ ادھر دعا کی ادھر کام ہو گیا۔

راضی برضاء- قضائے الہٰی پر سدا راضی رہتے۔ بلکہ ایک واقعہ نے جو غالباً 1907ء میں ہوا ان کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خوشنودیٔ خاص کی سند دلائی۔ ہماری دو بڑی بہنوں عائشہ اور زینب کی شادیاں اس سال ہوئی تھیں۔ اور ہمارے خاندان میں یہ پہلی شادیاں تھیں۔ ان شادیوں کے لئے آپ اپنی جائے ملازمت سے رخصت لے کر فیض اللہ چک گئے تھے۔ ان دنوں ہمارا بڑا بھائی عبدالرحمان قادیان میں پڑھتا تھا جو شائد عبدالرحمان سپیشل کے نام سے معروف تھا۔ کیونکہ وہ وہاں سپیشل کلاس میں گیا تھا۔ اس کو جگر میں پھوڑا نکلا اور اس کی اطلاع حضرت والد صاحب کو گاؤں میں حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب جٹ اور بعض اور طالب علموں کے ذریعے پہنچائی گئی۔ والد صاحب فوراً قادیان پہنچے۔ حضرت امام جماعت الاول علاج فرماتے تھے اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خود بھی دوائی عنایت فرمائی۔ مگر ہمارا بھائی جانبر نہ ہو سکا۔ اس کی لاش گاؤں میں لے جائی گئی۔

ہماری بڑی بہن کی بارات راہوں ضلع جالندھر سے آنے والی تھی۔ اور بھائی کی وفات اور بارات کے آنے میں شائد دو تین دن کا ابھی وقفہ تھا۔ جب ان کو اطلاع ہوئی تو انہوں نے تار دیا کہ اس موت کے مدنظر وہ شادی کی تاریخ بدل دینا چاہتے ہیں۔ مگر والد صاحب نے واپسی تار دیا کہ مقررہ تاریخ پر آ جائیں تاریخ بدلنے کی ضرورت نہیں۔ دوسری بہن کی شادی گاؤں میں ہی تھی چنانچہ دونوں کے نکاح تاریخ مقررہ پر ہوئے اور وہ رخصت ہوئیں۔ اس کے بعد جب پہلا ہی جمعہ ہوا۔ والد صاحب قادیان میں جمعہ پڑھنے گئے تو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آپ کو دیکھتے ہی فرمایا کہ میاں نبی بخش ہم نے سنا ہے کہ آپ نے اپنے لڑکے کی وفات پر بڑا صبر کیا ہے۔ گویا حضرت صاحب نے بڑی خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

جب ہماری والدہ صاحبہ فوت ہوئیں تو میں گولڈ کوسٹ میں تھا۔ مگر عزیزوں نے بتایا کہ آپ نے اس وقت بھی بڑا صبر کیا حالانکہ دیہاتوں میں جب انسان کا عمر بھر کا رفیق جدا ہو تو بڑا صدمہ ہوتا ہے۔ پھر ہماری ایک بہن 1932ء یا 1931ء میں چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ کر فوت ہوئیں تو اس وقت بھی آپ نے بڑا حوصلہ دکھایا۔ غرض آپ رضا بہ قضاء الہٰی کے بڑے عامل تھے۔

سلسلہ کے اخبارات سے محبت

سلسلہ کے سب اخبارات خریدتے۔ الحکم' الحق دہلی' ریویو اردو' تشحیذ' بدر' الفضل' احمدی خاتون' مصباح وغیرہ۔

سلسلہ کی دیگر تحریکوں میں بھی حتی الوسع حصہ لیتے۔ وصیت کی رقم اور جائیداد کا حصہ زندگی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسرائیل/پی ایل او میں ایک اور تاریخی معاہدے پر دستخط

اتوار 24- ستمبر 1995ء کو اسرائیل اور پی ایل او کے درمیان ایک اور تاریخی معاہدے پر دستخط ہو گئے- اس کے تحت دریائے اردن کے مغربی کنارے پر بھی فلسطینیوں کو خود مختاری حاصل ہو گئی ہے اور پہلے جن شہروں میں فلسطینی خود مختاری کی حکومت جاری تھی اب اس میں اضافہ عمل میں آگیا ہے-

18- گھنٹے کی تھکا دینے والی مسلسل گفتگوؤں کے بعد فلسطینی وزیر اقتصادیات احمد کورائی اور اسرائیل کے گفتگو کرنے والے وفد کے سربراہ مسٹر یوری ساویر نے معاہدے کے متن پر اپنے دستخط کر دیئے- یہ تقریب مصر کے بحیرۂ احمر کے کنارے واقع شہر طابا میں عمل میں آئی-

پی ایل او کے سربراہ مسٹر یاسر عرفات نے مسکراتے ہوئے کہا کہ اس سمجھوتے کے لئے ہم نے کتنے ہی دن اور کتنی ہی راتیں صرف کر دیں- انہوں نے اپنی میز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ دیکھو کاغذوں کا کتنا انبار جمع ہو چکا ہے-

مسٹر عرفات نے اسرائیلی عوام کے لئے یہودیوں کے نئے سال کی مبارک باد دی- انہوں نے کہا کہ ہم ان کے اس نئے سال کو امن کا سال بنانے کی کوشش کریں گے- انہوں نے کہا کہ ہم اپنے اور بچوں کے مستقبل کے لئے امن کی راہ پر چلیں گے- انہوں نے مزید کہا کہ اس سمجھوتے سے فلسطینی عوام کے لئے ایک نئے دور کا آغاز ہوا ہے یہ ایک ایسا دور ہے جس میں ہم اپنی سرزمین پر امن اور آزادی کے ساتھ رہ سکیں گے-

دستخطوں کی اس تقریب میں وہ اسرائیل کے وزیر خارجہ مسٹر شمعون پیریز کے ساتھ بیٹھے تھے- یہ تقریب طابا کے اس ہوٹل میں منعقد ہوئی جہاں ان دونوں رہنماؤں نے مسلسل نو دن بات چیت میں گذارے ہیں-

اسرائیل کے وزیر خارجہ مسٹر شمعون پیریز نے اس موقعہ پر کہا کہ حقیقی طور پر آج یہاں تاریخ لکھی جارہی ہے- اس وقت یہ لفظ یہاں بالکل صحیح اطلاق پا رہا ہے- یہ ایک انتہائی جذباتی اور متاثر کر دینے والا دن ہے- آج ہم جو کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ ہم ان لوگوں کو اکٹھے کرنے کی کوشش کریں جو ایک گھوڑے میں پیدا ہوئے مگر آپس میں لڑتے رہے- آج وہ ایک یکساں مستقبل پر متفق ہو گئے ہیں- یہ وہ وقت ہے جب حقیقی طور پر تبدیلی کا آغاز ہو رہا ہے-

مسٹر پیریز نے اعتراف کیا کہ ایک مرحلہ آیا تھا کہ جب یہ سارا کام ناممکن معلوم ہو رہا تھا- اور اس دن تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سب کچھ بھک سے اڑ جائے گا جب مسٹر یاسر عرفات فلسطینی پولیس کے لئے زیادہ اختیار کا مطالبہ کرتے ہوئے کمرے سے تیزی سے باہر نکل گئے تھے- آخر دو گھنٹے کے بعد امریکہ کی مداخلت سے ان کو دوبارہ مذاکرات کی میز پر لا بٹھایا گیا-

ریاستی ریڈیو نے بتایا کہ اس مرحلے پر اسرائیل کی مذاکراتی ٹیم کے سربراہ مسٹر ساویر نے ٹیلی فون پر امریکہ کی وزارت خارجہ میں مشرق وسطی کے کوارڈی نیٹر مسٹر ڈینس راک سے رابطہ قائم کیا تھا-

اس سمجھوتے کی غیر معمولی اہمیت کے پیش نظر اور شاید اس لئے کہ اس سمجھوتے کو عالمی سطح کی اہمیت دلائی جائے اس معاہدہ پر رسمی طور پر دستخط کرنے کی تقریب آئندہ جمعرات کو واشنگٹن میں منعقد کی جائے گی-

خود مختاری کے مرحلے کے اس دوسرے حصے کا معاہدہ 400 صفحات پر مشتمل ہے- اس میں اسرائیلی فوج کی مغربی کنارے کی آبادیوں سے باہر تعیناتی سوائے ہیبرون کے جہاں پر اقتدار فلسطینیوں اور اسرائیلیوں کے درمیان باہم تقسیم ہوگا- سویلین افراد کو اقتدار کی منتقلی اور خود مختاری کونسل کے انتخابات سمیت متعدد اہم اور غیر اہم امور کی باریک تفاصیل طے کی گئی ہیں-

دونوں فریقین خود مختاری کے مراحل طے کرنے کے مجوزہ پروگرام سے تقریباً 15 ماہ لیٹ ہیں- یعنی جو معاہدہ آج ہوا ہے' پروگرام کے مطابق اسے آج سے 15 ماہ پہلے طے پا جانا چاہئے تھا- گذشتہ مئی میں خود مختاری کی سکیم کے تحت غازہ اور جیریکو کو خود مختاری دے دی گئی تھی- یہ وہ علاقے ہیں جن پر اسرائیل نے 1967ء کی جنگ میں قبضہ کیا تھا-

اسرائیل نے اس معاہدے پر آگے بڑھنے سے اس لئے انکار کیا تھا کہ پہلے فلسطینی خود مختاری کی اتھارٹی بنیاد پرستی کے خلاف اپنی جدوجہد کا مظاہرہ کرے- گزشتہ دو سال میں بنیاد پرستوں نے درجنوں اسرائیلیوں کو خودکشی پر آمادہ بم دھماکے کرنے والوں نے ہلاک کر دیا تھا-

○○○

ایران کو چینی نیوکلیئر پلانٹ کی فروخت

برطانیہ کے اخبار سنڈے ٹیلیگراف نے انکشاف کیا ہے کہ چین نے ایران کو یورینیم کی پروسیسنگ کرنے والے آلات فروخت کئے ہیں- جس کے ذریعے سے ایٹم بم بنایا جاتا ہے-

اخبار نے خفیہ ذرائع کے حوالے سے لکھا ہے کہ چین نے ایران کو یورینیم افزودہ کرنے والے آلات اس وقت فروخت کئے جب روس امریکی دباؤ کے سامنے جھک گیا اور اس نے ایران کو ایٹمی پلانٹ فروخت کرنے سے انکار کر دیا- روس ایران کو گیس سنٹری فیوج سسٹم دینا چاہتا تھا-

چنانچہ ایران نے اس کی بجائے چینی سسٹم خریدنے کا فیصلہ کیا- اخبار نے بتایا ہے کہ چینی سائنسدان تہران کے شمال مشرق سے 100 میل دور کارائی کے مقام پر ایک کمپلیکس میں کام کر رہے ہیں-

ایران نے بار بار اس امر کا اعلان کیا ہے کہ وہ ایٹمی توانائی پر امن مقاصد کے لئے حاصل کرنا چاہتا ہے-

اخبار نے برطانیہ کے ایک نیوکلیئر سائنس کے ماہر کا تبصرہ بھی درج کیا ہے جس کا کہنا ہے کہ 'ہم جانتے ہیں کہ ایران کے پاس ٹیکنالوجی کی مہارت موجود ہے اور اب ان کو مطلوبہ مواد بھی مل گیا ہے- اگر وہ ایٹم بم بنانا چاہیں تو بنا سکتے ہیں-

○○○

افغانستان میں خانہ جنگی

افغانستان میں خانہ جنگی کا سلسلہ جاری ہے- آج کل طالبان کابل پر سخت حملہ کے لئے پر تول

رہے ہیں وہ اس سے قبل قندھار اور ہرات پر قبضہ کر چکے ہیں- کابل میں صدر برہان الدین ربانی کی حکومت آج کل پریشانی کا شکار ہے- ان کا الزام ہے کہ پاکستان طالبان کی مدد کر رہا ہے- افغانستان اس وقت اس کوشش میں ہے کہ بھارت سے امداد حاصل کرے-

○○○

بوسنیا میں جنگ

بوسنین حکومت اور علیحدگی پسند سربوں نے ایک دوسرے کے خلاف حملوں اور جوابی حملوں کا دعوٰی کیا ہے- اس وقت لڑائی کا مرکز ایک تنگ سا راستہ ہے جو مغرب میں سربوں کے زیر قبضہ علاقے اور سربوں کے باقی وسیع زیر قبضہ حصہ کو ملاتا ہے-

دونوں فریقوں کے فوجی اداروں نے ایک دوسرے پر الزام لگایا ہے کہ وہ برکو کے قصبے پر توپخانہ اور پیدل فوج سے حملے کر رہے ہیں- یہ قصبہ اس تنگ راستہ پر واقع ہے جو کہ سربوں کے مضبوط گڑھ بانجالوکا کو سربوں کے باقی زیر قبضہ علاقے سے ملاتا ہے-

بوسنین سرب نیوز ایجنسی جس نے قبل ازیں یہ خبر دی تھی کہ بوسنیا اور کروشیا کی افواج علاقے میں اکٹھی ہو رہی ہیں اس نے اب یہ خبر دی ہے کہ انہوں نے برکو پر حملہ کیا ہے-

سرائیوو میں اقوام متحدہ کے اہلکاروں نے اس خبر کی تصدیق یا تائید نہیں کی-

○○○

دنیا میں عورتوں کی قوت کے اعداد و شمار

اقوام متحدہ نے دنیا بھر میں عورتوں اور مردوں کے درمیان مختلف شعبوں میں برابری اور قوت کے بارے میں دنیا کے 116 ممالک کے اعداد و شمار جاری کئے ہیں- یہ اعداد و شمار تین امور کو سامنے رکھ کر طے کئے گئے ہیں-

1- قومی آمدنی میں عورتوں کا حصہ
2- قومی قانون ساز اداروں میں عورتوں کا حصہ
3- مختلف ملازمتوں مثلاً مینیجریل' پیشہ وارانہ اداروں' ٹیکنیکل اداروں اور انتظامی عہدوں میں عورتوں کا حصہ-

ایک نمبر سے مراد مردوں اور عورتوں کے درمیان بالکل برابری ہے- لیکن دنیا کے کسی بھی ملک نے ایک نمبر حاصل نہیں کیا- یعنی دنیا کے کسی بھی ملک میں مرد اور عورت یکساں طور پر برابر نہیں ہیں- جن 116 ملکوں کے اعداد و شمار جاری کئے گئے ہیں ان میں عورتوں کی قوت کے اعتبار سے سویڈن سرفہرست ہے جسے 0.76 نمبر دیئے گئے ہیں اس کے بعد ناروے ہے جسے 0.75 نمبر ملے ہیں اور تیسرے نمبر پر فن لینڈ ہے جسے 0.72 نمبر ملے- پہلے دس ممالک میں سے باقی ممالک اور ان کے نمبروں کی پوزیشن ذیل میں درج ہے-

4- ڈنمارک 0.68
5- کینیڈا 0.66
6- نیوزی لینڈ 0.64
7- ہالینڈ 0.63
8- امریکہ 0.62
9- آسٹریا 0.61
10- اٹلی 0.59

اوپر کے دس ممالک کے بعد آخری دس ممالک کی فہرست دی گئی ہے جن میں پاکستان کا نمبر 114 واں ہے- جہاں کی وزیر اعظم ایک خاتون ہیں- اور سب سے نچلا نمبر یعنی 116 افغانستان کا ہے- یعنی پاکستان میں حکومت کی سربراہ عورت کے ہونے کے باوجود ملکی سطح پر عورتوں کا حصہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بے حد کم ہے اور عالمی سطح پر عورتوں کی قوت کے ممالک میں اس کا درجہ 114واں ہے۔

اس کے علاوہ اہم یورپی ممالک میں سے برطانیہ فرانس جرمنی وغیرہ بھی پہلے دس نمبروں کے بعد آتے ہیں۔

OOO

بقیہ صفحہ 5

میں ہی ادا فرما دیا تھا۔ اور جب تک ادا نہ کر چکے چین نہ تھا۔

اولاد آپ کے دس بچے ہوئے۔ چھ لڑکیاں اور چار لڑکے۔ اس وقت پانچ لڑکیاں دو لڑکے زندہ ہیں۔ سب بچوں کی شادیاں اپنی زندگی میں کیں اور نہایت سادگی کے ساتھ۔ بغیر کسی قسم کی خلاف احکام دین بات وقوع میں آنے کے کیں۔ آپ کے کئی پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں بلکہ نواسیوں کے بچے بھی ہیں۔

کام میں ہوشیار آپ کلام الٰہی کے حافظ تھے۔ طبابت بھی پڑھی تھی۔ مولوی قطب الدین صاحب طبیب قادیان کے ہم سبق تھے مگر سرکاری ملازمت کے باعث طبابت کو بطور پیشہ اختیار نہ کیا۔ گو بعض لوگوں کو نسخہ وغیرہ لکھ دیتے اور اگر کوئی دوائی موجود ہوتی تو دے دیتے۔ آپ اپنے پٹوار کے کام میں خوب ماہر اور چست تھے۔ عموماً اول درجہ کا فصلانہ بونس حاصل کرتے اور سب افسر آپ سے خوش رہتے۔ جس جگہ بھی رہے باعزت رہے۔ حتیٰ کہ اگر کسی جگہ سے تبدیل ہو جانے کے بعد بھی وہاں جانے کا اتفاق ہوا تو لوگوں نے عزت اور محبت کے ساتھ خوش آمدید کہا۔

مرض الموت آپ کو ذیابیطس کا مرض مدت سے تھا۔ مگر 1935ء سے طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی حتیٰ کہ دو تین سال سے چلنے پھرنے سے بھی معذور ہو گئے تھے۔ عاجز کے خسر قبلہ جناب حکیم فضل حق صاحب نے علاج معالجے میں بڑی کوشش کی اور خدا تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں شفاء بھی رکھی ہے۔ والد صاحب کو افاقہ ہو جاتا رہا۔ مگر آخر وہ وقت آگیا کہ اب داعی اجل کو لبیک کہنے پر مجبور ہو گئے اور ہم سب کو غمزدہ چھوڑ کر اپنے مولا سے جا ملے۔ ہم سب اللہ ہی کے لئے ہیں۔

میں احباب سے (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے اس خادم کی بلندی درجات کی دعا کے لئے درخواست کرتا ہوں نیز اپنے خسر صاحب کے لئے خصوصاً ان کے حسن سلوک کے باعث اور اپنی چھوٹی بیوہ بہن امۃ الحی کے لئے بھی کہ اس نے چھ سال آپ کی دن رات خدمت کر کے ہم سب کا فرض اپنے ذمہ لے رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ اسے بہتر جزاء دے۔

دلفگار خاکسار فضل الرحمان حکیم احمدی مربی لیگوس نائیجیریا (آپ کا یہ مضمون الفضل 22۔ اپریل 1942ء میں شائع ہوا تھا۔)

بقیہ صفحہ 1

تک موسم کی حفاظت کا تعلق ہے اپنے گھر سے زیادہ قریب ہے۔ جہاں تک بعض دوسری ضرورتوں کا اور زینت کا سوال ہے۔ ہمارے لباس سے زیادہ قریب ہے۔ جہاں تک دوران خون (جس پر زندگی کا انحصار ہے) کا تعلق ہے وہ شہ رگ سے زیادہ قریب ہے۔ ہر پہلو اور ہر جہت سے، ہر غیر کی نسبت وہ ہم سے زیادہ قریب ہے۔ کیونکہ (میں بہت ہی قریب ہوں) کا یہ مطلب نہیں کہ بعض جہات سے اللہ تعالیٰ قریب ہو اور بعض جہات سے دور۔ بلکہ جو لوگ اس کی معرفت رکھتے ہیں اور اس کی صفات کو پہچانتے ہیں وہ علیٰ وجہ البصیرت یہ کہہ سکتے اور اسے ثابت کر سکتے ہیں کہ ہر جہت اور ہر پہلو سے ہر غیر کی نسبت اللہ تعالیٰ ہم سے زیادہ نزدیک ہے۔ پس فرمایا کہ صفات کا پتہ لگے تو تم دعا کی طرف مائل ہو جاؤ گے پھر فرمایا۔

(میں ہر پکارنے والے کی پکار کو قبول کرتا ہوں) جو مجھے پکارتا ہے اس کی دعا اجابت کا درجہ پاتی ہے۔ فرماتا ہے (-) مجھے اس نے قریب دیکھا تو میں اس کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔ لیکن ساتھ یہ بھی فرمایا کہ ہر شخص کی دعا قبول نہ ہو گی۔ وہی معرفت جس کے متعلق شروع میں اشارے کئے گئے تھے۔ وہ اس آیت کے آخر میں بھی ہے فرمایا (-) میرے حکم کی تعمیل کرو۔ نہ اپنی طرف سے عبادت میں شدت پیدا کرو اور نہ میری فرض کردہ عبادت سے بچنے کے لئے بہانے ڈھونڈو۔ جو رعایت میں دیتا ہوں شکر کرو اور اسے قبول کرو۔ جو حکم میں دیتا ہوں شکر کرو اور اسے قبول کرو۔ جس عبادت کے کرنے کو میں کہتا ہوں وہ بھی کرو اور جس کے نہ کرنے کا کہتا ہوں وہ بھی نہ کرو۔ فرمایا (-) جب تم میرے حکم کے مطابق اپنی زندگی گزارو گے اور (احکام دینیہ) کی پابندی کرو گے تو تمہاری جسمانی اور روحانی نشوونما اپنے کمال کو پہنچ جائے گی اور اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ تم ہدایت بھی پا جاؤ گے اور تمہارا انجام بھی بخیر ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا انجام بخیر کرے اور ہمیں اپنی رحمتوں سے نوازے۔

(از خطبہ 22- اکتوبر 1979ء)

احمدی طلباء و طالبات

متوجہ ہوں

O نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں احمدی طلباء و طالبات کی تعلیمی راہنمائی کے لئے ایک Information Cell قائم ہے جو پاکستان میں اور بیرون ملک دنیا بھر کے تعلیمی اداروں کے بارے میں احمدی طلباء و طالبات کو معلومات فراہم کرتا ہے۔

پاکستان اور دنیا بھر کے احمدی طلباء و طالبات سے گزارش کی جاتی ہے۔ کہ وہ جس جس تعلیمی میدان میں (مثلاً سائنس، آرٹس، پبلک ایڈمنسٹریشن، بزنس ایڈمنسٹریشن، کمپیوٹر وغیرہ وغیرہ میں) تعلیم حاصل کر رہے ہوں۔ اپنے تعلیمی ادارہ سے متعلقہ معلومات (داخلہ کا طریق کار وغیرہ) خواہ وہ پراسپکٹس کی صورت میں ہوں، پمفلٹ کی صورت میں ہوں یا کسی بھی صورت میں ہوں جلد از جلد ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو ارسال فرما دیں۔ اسی طرح اگر آپ اپنے تعلیمی ادارہ کے علاوہ کسی اور تعلیمی ادارہ کے بارے میں مذکورہ بالا معلومات بھجوا سکتے ہوں تو ضرور بھجوائیں۔

REQUEST FOR TRANSLATORS

THERE IS A NEED FOR VOLUNTEERS FOR TRANSLATING VIDEO TAPES FROM URDU/ENGLISH INTO MAJOR FOREIGN LANGUAGES. IF YOU ARE FLUENT IN ANY LANGUAGE, PLEASE CONTACT MRS. B. SHEIKH c/o PRIVATE SECRETARY, LONDON, WITH AN INTRODUCTORY LETTER FROM YOUR AMEER.

بجلی بچائیے

کم خرچ - کم نرخ

بجلی موجودہ دور میں زندگی کی بنیادی ضرورت ہے۔ واپڈا نے زیادہ سے زیادہ لوگوں تک بجلی پہنچانے اور سماجی انصاف کے تقاضے پورے کرنے کی خاطر بجلی کا درجہ وار نرخنامہ پیش کیا ہے جس کے تحت آپ جتنی کم بجلی استعمال کریں گے اس کے مطابق کم درجے کے نرخ پر بل ادا کریں گے۔ یعنی آپ اپنے بجلی کے خرچ کی بنیاد پر کم از کم 99 - پیسے فی یونٹ اور زیادہ سے زیادہ 4-روپے -- 92 پیسے فی یونٹ بل ادا کر سکتے ہیں۔ اس نرخنامے کی مدد سے ہر صارف اپنی ضرورت اور استعداد کے مطابق بجلی کے استعمال کی حد مقرر کر سکتا ہے۔ اس طرح ہر شخص کے لئے بجلی کے استعمال میں کمی اور بل میں کفایت کی ترغیب موجود ہے۔

مندرجہ ذیل درجہ وار نرخنامہ بجلی کے استعمال میں حد کے انتخاب اور بل میں کمی کے لئے آپ کا معاون ہو گا۔

ایک ماہ کے دوران بجلی کی کھپت کے درجے (یونٹ میں)	قیمت فی یونٹ بشمول جملہ محصولات (روپے میں)
گھریلو	
پہلے 50 یونٹس کے لئے	0.99
اگلے 100 یونٹس کے لئے 51 تا 150 یونٹ	1.34
اگلے 150 یونٹس کے لئے 151 تا 300 یونٹ	1.87
اگلے 700 یونٹس کے لئے 301 تا 1000 یونٹ	3.55
اگلے 1000 یونٹس کے لئے 1001 تا 2000 یونٹ	4.47
اگلے 1000 یونٹس کے لئے 2001 تا 3000 یونٹ	4.63
اگلے 1000 یونٹس کے لئے 3001 تا 4000 یونٹ	4.78
4000 یونٹوں سے زائد	4.92

یاد رکھئے! آپ کا بجلی کا بل "استعمال کی شرح" سے مطابقت رکھتا ہے۔

برائے مہربانی بجلی کے بل کے بارے میں شکایات یا اس کی تصحیح کے لئے متعلقہ ریونیو آفیسر سے رابطہ قائم کریں۔

بجلی کے استعمال میں کفایت ۔ بل میں بچت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 28- ستمبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ کراچی میں دہشت گرد پھر سے منظم ہو گئے ہیں- بڑی خونریزی کا خطرہ ظاہر کیا جا رہا ہے- گزشتہ روز 3 پولیس اہلکاروں سمیت 13- افراد کو ہلاک کر دیا گیا- بفرزون میں ایس ایس پی ایسٹ کی گاڑی پر فائرنگ کرکے اس کے دو جوان بیٹوں اور ایک گن مین کو ہلاک کر دیا گیا- دو اہلکار شدید زخمی ہوئے- دہشت گردوں نے ایک گھر میں مورچے بنا رکھے تھے- قریبی گھر کی دیواریں چھلنی ہو گئیں- ملزم مقتول اہلکاروں کا سلحہ بھی لے گئے- لیاقت آباد میں کار کی ڈگی سے دو اور اورنگی ٹاؤن میں ہاتھ پاؤں بندھی تشدد اور گولیوں سے چھلنی تین لاشیں برآمد ہوئیں- ان کے ساتھ ایک پرچی پر لکھا تھا "جنرل نصیر اللہ بابر کو تحفہ" ناظم آباد میں ایک پولیس والے کو اور الفلاح ملیر میں مانسہرہ کے رہائشی کو برسٹ مار کر ہلاک کر دیا گیا- نارتھ ناظم آباد میں رینجرز اور پولیس کی چھاپہ مار ٹیم اور دہشت گردوں کے مقابلہ کے دوران ایک ملزم ہلاک ہو گیا-

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار عارف نکئی نے کہا ہے کہ اب کوئی غنڈہ بچ نہیں سکے گا- پنجاب کی بیٹیاں میری بیٹیاں ہیں- خواتین سے ہونے والی زیادتیوں کے خاتمے تک چین سے نہیں بیٹھوں گا- صوبے میں کسی بھی لڑکی کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا گیا تو سمجھوں گا میری عزت پر نظر ڈالی گئی ہے-

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ بعض عناصر حکومت اور اپوزیشن کے درمیان غلط فہمیاں پیدا کر رہے ہیں- اہم قومی مسائل پر دونوں میں مکمل ہم آہنگی ہے- تمام ادارے آزاد ہیں- کسی کو شکایت ہے تو عدالتوں سے رجوع کیا جا سکتا ہے- انہوں نے آسٹریلوی ٹی وی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ کشمیر پر بھارت نے دفاعی پوزیشن اختیار کر رکھی ہے انسانی حقوق کے علمبرداروں کا رویہ افسوسناک ہے-

○ سیاسی مبصرین کا تبصرہ یہ ہے کہ پنجاب میں اہم محکمے پیپلز پارٹی لے گئی ہے- گورنر پنجاب با اختیار بن گئے ہیں- جونیجو لیگ سے ہاتھ ہو گیا ہے- وزارتوں کی تقسیم میں پیپلز پارٹی وسیع حصہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی- بطور وزیر ہوم (داخلہ) اور ایس اینڈ جی اے ڈی کے اختیارات مخدوم الطاف کو اور ان کے محکموں کے اختیارات گورنر کو مل گئے ہیں- مخدوم الطاف پاور فل سینئر وزیر ہوں گے خزانے اور کولونیز جیسے اہم محکمے ان کو مل گئے- جونیجو لیگ کے پاس تعلیم کی اہم وزارت رہ گئی ہے- قانون مواصلات اور تعمیرات پیپلز پارٹی کے پاس ہوں گے- نئے فارمولے سے مسلم لیگ (ج) کے اہم ارکان بے خبر رہے- پیپلز پارٹی کو 78 فیصد اور مسلم لیگ (ج) کو 22 فیصد کوٹا ملے گا-

○ وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عارف نکئی نے کہا ہے کہ حلف اٹھانے والے تمام وزیر لائق اور ایماندار ہیں- میرا وزیر اعظم بننے کا کوئی ارادہ نہیں- حلفاً کہتا ہوں کہ کسی وزیر کو سیاسی رشوت کے طور پر کابینہ میں نہیں لیا گیا- ایک دھیلا بھی سیاسی رشوت نہیں چلی- بے نظیر اور چٹھہ نے بہترین وزیر چنے ہیں-

○ مسلم لیگ (ن) کے چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی وٹو سے انتقام لینے کے بعد حامد ناصر چٹھہ سے بھی چھٹکارا حاصل کرلے گی- چٹھہ ہمارے پاس آ جائیں ہم انہیں بے حد احترام دیں گے- انہوں نے کہا وزیر اعلیٰ کو ڈمی بنا دیا گیا ہے-

○ پنجاب کی صاف ستھری کابینہ کی تشکیل میں گورنر کا کردار اہم رہا- گورنر سروپ نے ڈیڑھ سال قبل وزیر اعظم کی طرف سے بنائے گئے خصوصی سیل کی رپورٹوں سے امداد حاصل کی- جن میں ارکان اسمبلی کے کردار کی تفصیلات درج ہیں-

○ پنجاب میں وزارتوں کی تقسیم پر جونیجو لیگ میں پھوٹ پڑ گئی ہے پیپلز پارٹی کے ارکان کو حیرانی کا سامنا ہے- بدعنوان وزراء کو شامل نہ کرنے کا مطالبہ کرنے والے پیپلز پارٹی کے 75- ارکان میں سے کسی کو بھی وزارت نہیں ملی- حلف برداری کی تقریب میں صرف 11- ایم پی اے موجود تھے-

○ وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عارف خان نکئی کے ذاتی ملازموں نے بتایا ہے کہ سردار صاحب وزیر اعلیٰ بننے سے پہلے مجرموں کو خود چھترمارا کرتے تھے- کسی کو جرم کرنے کی جرات نہ ہوتی تھی- کسی تھانیدار کو نکئی کے گاؤں میں گھسنے کی اجازت نہیں- پورے گاؤں میں کسی کو موسیقی سننے کی اجازت نہیں وہ مذہبی آدمی ہیں تاہم ملا نہیں- ان کے خاندان کا کوئی بھی شخص دم کرے تو سانپ سے کاٹے کو آرام آ جاتا ہے-

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ پنجاب میں وزیر اعلیٰ اور سینئر وزیر کے لئے الگ الگ سیکرٹریٹ کا قیام اچھوتا واقعہ ہے-

○ تاجروں نے ایک گھنٹے کے لئے لاہور میں ٹریفک جام کر دیا- ٹائر جلائے گئے شہر دھوئیں میں ڈوب گیا- انتظامیہ تماشائی بنی رہی- چوراہوں پر مظاہرے اور نعرہ بازی کے ہنگاموں کے خدشے کے پیش نظر دوکاندار دوکانیں بند کرکے چلے گئے- تاجروں کے گروپوں کی آپس میں ہاتھا پائی ہو گئی- احتجاج پرامن رہا- تاجروں نے کہا کہ ٹیکس قبول ہے مگر وصولی کا طریقہ قبول نہیں- حاجی مقصود بٹ نے کہا کہ حکومت نے مطالبات تسلیم نہ کئے تو سیاسی جماعتوں کو بھی تحریک میں شامل کرلیں گے-

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے ایم کیو ایم کے ساتھ امن مذاکرات میں تعطل کو ختم کرانے کے لئے وزیر اعلیٰ سندھ عبداللہ شاہ کی سربراہی میں رابطہ کمیٹی قائم کر دی ہے-

○ پاک فوج کے سربراہ جنرل عبدالوحید نے فوج میں احتساب کا نظام نافذ کرنے کی ہدایت کر دی ہے- انہوں نے فارمیشنوں کو حکم دیا ہے کہ بدعنوانی بے راہ روی اور ڈسپلن کی خلاف ورزی کا سختی سے نوٹس لے کر بلا تاخیر کارروائی کی جائے-

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو 24- اکتوبر کو اقوام متحدہ کی 50ویں سالگرہ کے موقع پر منعقد ہونے والے اجلاس سے خطاب کریں گی- یہ ایک یادگاری خطاب ہوگا جس میں کئی عالمی رہنما شرکت کریں گے-

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون — ۶۴۳

احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
3 تا 7 بجے شام

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کے لئے
قیمت ۔/9000 ڈش 8 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
21- ہال روڈ لاہور
فون: 7125089 - 7226508
7355422 - 7235175

حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
اٹھرا کی کامیاب علاجگاہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
0431-264834
0431-219065

المصور
کمپیوٹر کمپوزنگ سنٹر
(اردو- انگلش- عربی)
خط و کتابت- لیٹر پیڈ- وزٹنگ کارڈ- شادی کارڈ- دعوتی کارڈ-
ڈیزائننگ ہر قسم
696
211911
المصور 33/21 - ریلوے روڈ- ربوہ

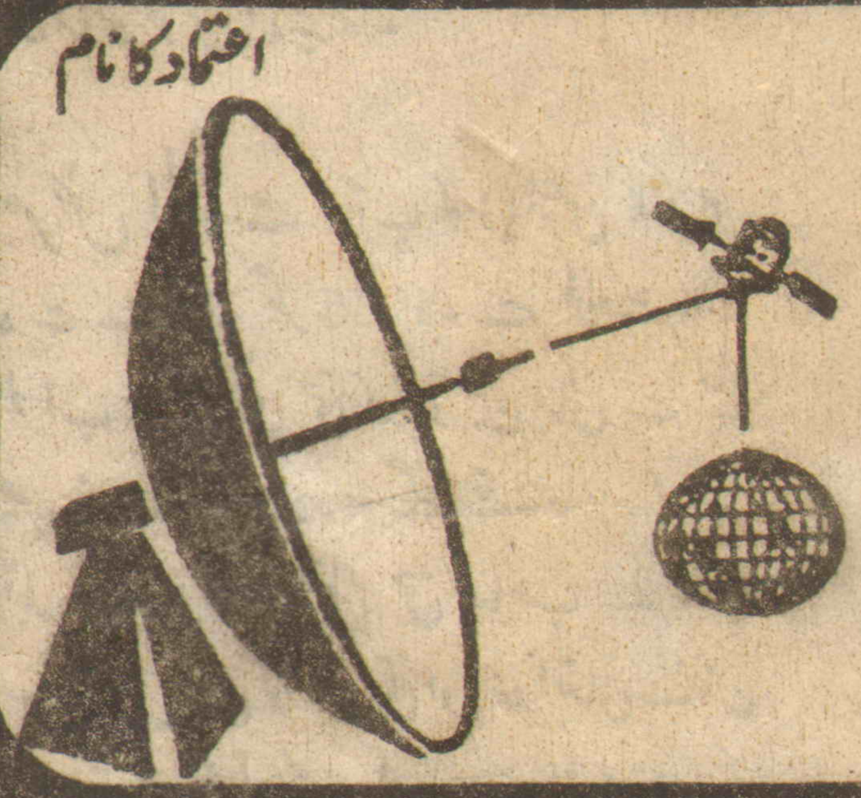
اعتماد کا نام
بہترین میٹریل اور شاندار رزلٹ کیلئے
الطاہر سیٹلائٹ سسٹم
اقصیٰ روڈ بوٹا مارکیٹ ربوہ
فون: EX: 211806

جبوب مفید اٹھرا ۲۵/-، ۷۵/-
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس) ۱۵۰/-
تریاقِ معدہ ۱۵/-، ۲۵/-
روشن کاجل ۶/-
سرمہ جواہر ۱۰/-
ناصر دواخانہ ربوہ
فون 21434-04524